## سوال

کیا منگیتر کو عیب بتانا ضروری ہے یا کہ اس کے گھر والوں کو؟

## جواب

لحمد للہ.

م ہوکہ سپرم کمزور ہیں اور اولاد نہ ہونے کا احتمال ہے اور اس کے باوجود لڑکی شادی کرنے پر راضی ہو لڑکی عاقل و بالغ ہو تو یہ کافی ہے، اور اس کے ولی کو یہ سب کچھ معلوم ہونے پر موقوف نہیں ہوگا، کیونکہ یہ لڑکی کا حق ہے.

م نے بیان کیا ہے کہ بیوی یا خاوند کو جب علم ہوجائے کہ ان میں سے کسی ایک میں ایسا عیب پایا جاتا ہے جو نکاح فسخ کرنے کا باعث ہے، چاہے علم عقد نکاح کے وقت ہویا بعد میں اور وہ اس عیب پر راضی ہو تو فسخ کا اختیار ساقط ہوجائیگا.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

یوب کے ساتھ اختیار کا ثبوت اس وقت ہوگا جب اسے عقد نکاح کے وقت علم نہ ہو، اور نہ ہی وہ عقد نکاح کے بعد اس پر راضی ہو، چنانچہ اگر عقد نکاح میں اس کو علم ہوگیا یا بعد میں علم ہوا اور وہ اس پر راضی ہوجائے تو اسے کوئی اختیار حاصل نہیں ہوگا، اس میں ہمیں کسی اختلاف کا علم نہیں " انتہی

ی: (142/7).

المدونۃ میں درج ہے :

نے کہا : یہ بتائیں کہ اگر عورت نے کسی ایسے شخص سے شادی کرلی جس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہو، یا وہ شخص خصی ہو اور عورت کو اس کا علم بھی ہو تو؟

اس کو کوئی اختیار نہیں رہے گا، امام مالک رحمہ اللہ نے ایسے ہی کہا ہے.

ں : امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے : جب عورت کسی خصی مرد سے شادی کرے اور اسے اس کا علم نہ ہو تو عورت کو جب اس کا علم ہوجائے تو اسے اختیار حاصل ہوگا چنانچہ امام مالک کا قول ہے کہ : جب اسے علم ہوجائے تو اسے کوئی اختیار نہیں رہے گا " انتہی

نۃ (144/2).

کشاف القناع میں درج ہے :

خاوند اور بیوی میں سے جسے کوئی عیب نہیں اسے عقد نکاح کے وقت دوسرے میں عیب کا علم ہو تو اسے کوئی اختیار نہیں ہوگا، یا پھر عقد نکاح کے بعد اسے عیب کا علم ہوا اور وہ اس پر راضی ہوگیا تو بھی اسے کوئی اختیار نہیں ہوگا، المبدع میں ہے : ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں " انتہی بتھ

ع (111/5).

ر سرخسی حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اور اگر عورت نے ان ( یعنی کٹے ہوئے عضو تناسل والے شخص یا خصی یا بانجھ شخص سے ) میں سے کسی ایک سے شادی کرلی اور اسے اس کی حالت کا علم ہو تو اس عورت کو کوئی اختیار نہیں رہے گا؛ کیونکہ جب اس نے اس شخص کی حالت کا علم ہونے کے باوجود عقد نکاح کیا تو وہ اس پر راضی تھی، اور اگر وہ عق

ط (104/5).

یۃ (69/29) بھی دیکھیں.

علوم ہے کہ جن عیوب کو علماء نے مرحلہ وار ذکر کیا ہے سپرم کی کمی ان سے کم ہے.

کی کلام اس میں ظاہر ہے کہ : عیب کے متعلق علم عورت کے لیے کافی ہے، اور اس کے گھر والوں کو بتانا شرط نہیں.

نے کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسے کو ہم و غم نہیں بنا لینا چاہیے، کتنے ہی ایسے افراد ہیں جنہیں بہت کچھ کہا گیا، لیکن اللہ عزوجل نے اس کے باوجود نے اسے اولاد سے نوازا، چنانچہ حکم تو اللہ سبحانہ وتعالی کا ہے اور یہ فضل تو اسی کے ہاتھ میں ہے.

کے لیے علاج معالجہ جیسے اسباب مہیا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور اللہ سبحانہ وتعالی سے اس کا فضل مانگیں.

یہ تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ منگیتر آپ کے لیے ایک اجنبی عورت ہے جب تک اس سے نکاح نہ ہوجائے اس سے خلوت کرنی اور اسے چھونا جائز نہیں، اور شادی کے متعلق بھی بات چیت آپ اس کے ولی کے ساتھ ہی کریں.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

85101